بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کچھ اِعلانِ عام کے بارے میں۔۔۔

معزز قارئین کرام !

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

جیسا کہ آپکو علم ہے دسمبر ۲۰۰۶ء کے آغاز پر اس مفہوم کا ایک اعلانِ عام شائع کیا گیا تھا (جواب بھی سائیٹ پر لگا ہوا ہے) کہ ۲۰۰۷ء میں ایک سلسلہ سوالات بعنوان! ''اِقراء'' شروع کیا جا رہا ہے۔ یہ چند تمہیدی سطور اُسی سلسلہ ہی کی ایک کڑی کے طور پر لکھی جا رہی ہیں۔ گر قبول افتذ ہے عز و شرف۔

(ا) سب سے پہلے تو یہ کہ برائے مہربانی اس ''اِقراء'' پروگرام کو آپ ''تصویر کا دوسرا رُخ'' سمجھ کر دیکھیں۔۔۔۔۔۔کیونکہ جماعت احمدیہ کو ۱۹۱۴ء سے لے کر ۲۰۰۷ء تک مسلسل جو کچھ پڑھایا اور سمجھایا اور بتایا اور دکھایا جا رہا ہے وہ زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کے محض نصف حصّہ کا احاطہ کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے ہمیں پوری تعلیم نہیں بتائی جاتی رہی۔ جو کہ کسی نتیجہ پر پہنچنے کیلئے از حد ضروری ہوتی ہے۔ مثلاً قرآن شریف کا فرمان ہے کہ نماز کے قریب نہ جاؤ۔ اگر ہم اسی پر ہی رُک جائیں تو گویا ہم میں سے کوئی بھی نماز کے قریب نہ جائے۔ مگر اسی آیت شریف کا اگلا حصّہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تم نشہ کی حالت میں ہو۔۔۔۔۔۔ بالکل اسی طرح جماعت میں جو سب سے قدیم اور معروف اور بار بار اور مسلسل دہرایا جانے والا لفظ ہے، وہ ہے اطاعت۔ غیر مشروط اطاعت۔ مگر آپکو یہ جان کر اور اس نکتے پر غور کر کے بے انتہا حیرت ہوگی کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمیں کبھی کسی نے اطاعت کی شرائط اور اُسکے حقیقی مفہوم سے (آجتک) آگاہ نہیں کیا۔ کہ کہاں اطاعت واجب ہے اور کہاں نہیں، کہاں اقرار اور کہاں انکار۔ نیز یہ کہ اندھی یا غیر مشروط اطاعت کس کی واجب اور لازم ہے، اور کس کی نہیں؟ گویا ہمیں ہمیشہ ہی ایک ہی رُخ پر چلایا اور دانستہ ''نتیجہ'' سے بھٹکایا جاتا رہا ہے۔ جیسے ہم عام احمدی سوچ سمجھ اور شعور سے بے بہرہ ہوں۔ اور اس قسم کی فکر کو فروغ دینے والے عقلِ کل۔ چلو ہماری بنا دی جانے والی سوچ کے زیرِ اثر مان لیا کہ وہ ایسا ہی ہوں گے، لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس رویئے کے (باعتبار مجموعی) نہایت ہی منفی قسم کے اثرات ہماری جماعت اور ہماری نفسیات پر مرتب ہوئے ہیں۔ اس سے نہ صرف یہ کہ انفرادی سطح پر ہماری فکری صلاحیتوں کو زِک پہنچی، بلکہ جماعتی سطح پر بھی ہمارا کردار (جو در حقیقت بہت بڑا اور اہم تھا) محدود اور معدوم اور بے جان سا ہو کر رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

اور آج ہم بہت سارے حوالوں سے اسی نفسیاتی کیفیت کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ ہماری سوچیں اور رویئے بہت حد تک پست غیر متوازن اور یک طرفہ ہو چکے ہیں۔ سوچوں پر قفل کا یہ عالم ہے کہ آج افرادِ جماعت کی کثیر تعداد انہی پُرانے اور گھسے پٹے راگوں (نظام جماعت، اطاعت، خلیفہ خدا بناتا ہے وغیرہ وغیرہ) کے علاوہ کوئی نئی بات، نیا پیغام اور نیا نقطہ نظر سننے پر بھی آمادہ نظر نہیں آتی۔ یہ اس جماعت کی حالت ہے جس کے بانی نے عالمِ اسلام کو اس وقت جہاد بالسیف کی بجائے جہاد بالقلم کا درس دیا جب ایک نئی دنیا کی نُمو ہو رہی تھی۔ اُس کی بنیادیں رکھی جا رہی تھیں۔ اُس کا دروازہ کھل رہا تھا۔ اور میدان مارنے کیلئے بہت ساری قومیں اس میں داخل ہونے کیلئے پَر تول رہی تھیں۔

پھر یہی نہیں کہ آپؑ نے محض جہاد بالقلم کا پیغام یا درس ہی دیا، محض ترغیب ہی دلائی، بلکہ خود پون صد سے بھی اُوپر مختلف کتابوں، کتابچوں اور اشتہاروں کو لکھ کر خود اپنی جماعت کو ایک لائحہ عمل بھی دیا۔ مگر آج آپؑ کے پیرو کاروں کی اپنی کیا حالت ہے؟ اِس سوال کا جواب بھی میں آپ کی بصیرت پر چھوڑتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور یہی وہ ''تصویر کا دوسرا رُخ'' ہے جو ''اِقراء'' پروگرام کے ذریعے آپ کو دیکھنے کا موقع ملے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ

(۲) کسی بھی سوال کا جواب دینے یا کلِک کرنے سے قبل آپکو میری طرف دیکھنے کی بجائے، خود اپنے اندر جھانک کر دیکھنا ہوگا کہ وہ شخص جو آپکے اندر رُوپوش ہے، وہ کیا کہتا ہے۔ یعنی آپکا ضمیر آپکا وجدان اور آپکا ایمان۔ اگر آپ میری طرف دیکھیں گے تو عین ممکن ہے آپ کے دِل سے اُٹھنے والی محبت یا نفرت (جماعتی تربیت کے تحت ثانی الذکر کا احتمال زیادہ ہے) کی لہریں آپکو نفس کے زیرِ اثر لے جائیں اور یوں ایک اجتماعی جماعتی کام جو ہم سب سے فکری اشتراک کا طالب ہے، عین ممکن ہے اس میں آپکا عدم تعاون ہمیں مسلسل بیچ مُنجدھار میں رکھے۔ اور یوں ہم اور ہماری آنیوالی نسلیں (بادی النظر میں) مسلسل تاریک راہوں میں ماری جاتی رہیں۔۔۔۔۔ یعنی وہ اپنے مقصدِ تخلیق سے اور زندگی کے اعلیٰ نصب العین سے یکسر محروم اور بیگانہ ہی رہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں ''وقارِعمل'' کے نام سے چوہڑوں چماروں والے کام کر کے ہم اپنے مذکورہ مقصد کو پا سکتے ہیں۔؟ یا روحِ عصر کے تقاضے پورے کر سکتے ہیں۔؟ ضمناً، یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ کسی بھی مسئلہ میں جس سے رائے مانگی جاتی ہے یا مشاورت کی جاتی ہے وہ بھی ''امین'' کے مقام پر فائز ہوتا ہے۔ لہذا لازم ہے کہ آپ اپنی رائے کا اظہار نہایت دیانتداری سے کریں۔ یہ آپکی محض اخلاقی ہی نہیں بلکہ دینی (یا جماعتی) ذمہ داری بھی ہے۔

(۳) یہ سلسلہ سوالات محض عام افرادِ جماعت کیلئے ہی نہیں، بلکہ خواص کیلئے بھی ہے۔ اُن خواص کیلئے جن کی وجہ سے ہم نہ صرف یہ کہ ایسی مشکل صورتحال سے دوچار ہوئے ہیں بلکہ انہوں نے باقاعدہ اپنے ناخن تدبیر سے جماعت احمدیہ کو دلدل کی طرف دھکیلنے میں مرکزی کردار بھی ادا کیا ہے۔ اور اب نوبت بااِیں جارسید کہ سوالات ہیں کہ وہ روز بروز بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔۔۔ کہ یہاں سے کیسے نکلیں گے۔؟ کدھر جائیں گے۔؟ کیا کریں گے۔؟ وغیرہ۔ میں سمجھتا ہوں اِن ''خواص'' کو عام احمدیوں سے زیادہ بلکہ کہیں بڑھ کر ہر سوال (بشمول جملہ مضامین) پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ غور وفکر کرنا چاہیے۔ عین ممکن ہے اِس سبب سے نہ صرف یہ کہ اُن (خواص) کی ''سافٹ ایگزٹ'' کیلئے راہ ہموار ہو جائیگی بلکہ جماعت احمدیہ بھی ''ہارڈ لینڈنگ'' ایسے ہر اِمکان سے بچ جائے گی۔ اِنشاءاللہ تعالیٰ

(۴) کوشش کی جائے گی کہ اِس سلسلہ سوالات کا مجموعی مزاج قرآن وحدیث اور بانئے سلسلہ کی تعلیمات اور ارشادات ہی کے تابع رہے۔ تاہم یہ بھی ممکن ہے کہ آپکی طرف سے بھجوایا جانیوالا کوئی ایسا سوال جو (بظاہر) ہمارے مطلوبہ اور مقررہ معیار سے میل نہ کھاتا ہو، اُسے بھی آپکی (یا عوامی) ''آواز'' سمجھ کر شائع کر دیا جائے۔۔۔۔۔۔ یوں بھی اُٹھائے جانیوالے سارے کے سارے سوالات تو قریب قریب وہی ہوں گے جو میرے آپ کے اور ہم سب کے ذہنوں میں کُلبُلاتے رہتے ہیں۔ برسبیل تذکرہ یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہوسکتا ہے اس سلسلہ سوالات میں آپکو کبھی کبھار تکرار کی سی کیفیت بھی محسوس ہو۔ سو اِس ضمن میں عرض ہے کہ اِس کی بھی وہی وجہ ہوگی جو خود بانئے سلسلہ حضرت

مہدی ومسیح موعودؑ نے بیان فرمائی ہے:۔

’’ہم جو کتاب کو لمبا کر دیتے ہیں اور ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ مختلف طبائع مختلف مذاق کے ناظرین کسی نہ کسی طریقے سے سمجھیں اور شاید کسی کو کوئی نکتہ دِل لگ جائے اور اِس سے ہدایت پالے اور یوں بھی اکثر دِل جو طرح طرح کی غفلتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔اُنکو بیدار کرنے کیلئے ایک بات کا بار بار بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔‘‘(ملفوظات جلد۱۰صفحہ۱۰۷)

(۵)اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کیساتھ اِس علمی اور فکری سلسلہ کو اُس وقت تک جاری وساری اور زندہ رکھا جائے گا جبتک کہ ہم’’آخرین‘‘ بھی بچشم خود ویسا ہی منظر دیکھ نہیں لیتے جو’’اولین‘‘نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر دیکھا اور اپنے دِل ودِماغ اور خیالات میں بصورت آزادی محسوس کیا۔کہ جاؤ آج سے تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آزاد ہو۔!

والسلام

خاکسار

موعود غلام مسیح الزماں

عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

۳۔ستمبر۲۰۰۷ء

Jamaat Ahmadiyya Islah Pasand e.V.

Postfach 6545

24126 Kiel / Germany

(نوٹ:۔)ابتدائی طور پر ہر جمعہ کو ا۔یا۲۔سوال لگائے جائیں گے۔(۲)کسی کمی بیشی،تبصرے،مشورے،پسند یا ناپسند کے اِظہار کیلئے سوال کا نمبر ضرور ساتھ لکھیں۔(۳)تمام گزشتہ سوالات اور اُنکا رزلٹ محفوظ رکھا جائے گا۔(۴)اگر کوئی دوست اپنا نام و پتہ خفیہ رکھنا چاہے تو اُسکی خواہش کا حسب ہدایت احترام کیا جائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔(۵)کوئی بھی شخص اِن سوالات کو’’Alghulam.com‘‘کے حوالے سے استعمال میں لاسکتا ہے۔(۶)خاکسار کا پوسٹل ایڈریس درجِ بالا ہے۔

نوٹ:۔۷۔ستمبر۲۰۰۷بروز جمعۃ المبارک سے اِنشاءاللہ تعالیٰ سوالات کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔